

[تاریخ: ۱۸/۰۲/۲۰۲۵]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[فتوہ نمبر: ۶۶۷]

ہجرت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی کو اپنے بستر پر سلانا

سوال

ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت کی تھی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلایا تھا کہ آپ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے آجانا، اس واقعہ کے بارے میں کچھ مفسرین کی رائے ہے کہ یہ ضعیف ہے، مہربانی فرما کر وضاحت کر دیں۔

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

امانتیں واپس کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بستر پر سلانا یہ واقعات سیرت و حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔ لیکن سند کسی کی بھی صحیح نہیں ہے۔ محدثین نے ان واقعات کی سند پر کلام کیا ہے کیونکہ ان میں کچھ راوی مجہول اور کمزور ہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: «مسند أحمد» (۵/ ۱۸۵ ط الرسالة مع الحاشية)

اگر اس بات کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس سے یہ بھی واضح ہوگا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو ہجرت کی تھی تبھی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر سلا کر تشریف لے گئے تھے۔ جبکہ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عین دوپہر کے وقت ہجرت کی ہے۔

جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفِي النَّهَارِ، فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا، فَخَبَّرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ، قَالَ: أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي



الخُرُوجِ، قَالَ: الصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الصُّحْبَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعَدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَخُذْ إِحْدَاهُمَا، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهَا بِالْتَّمَنِ". [صحیح البخاری: ۲۱۳۸]

مکی زندگی میں بہت ہی کم دن ایسے آئے، جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام میں کسی نہ کسی وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی گئی، تو ہماری گھبراہٹ کا سبب یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے خلاف اچانک ظہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے یہاں کوئی نئی بات پیش آنے کی وجہ سے ہی تشریف لائے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس وقت جو لوگ تمہارے پاس ہوں انہیں ہٹا دو، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہاں تو صرف میری یہی دو بیٹیاں ہیں یعنی عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تمہیں معلوم بھی ہے مجھے تو یہاں سے نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنہیں میں نے نکلنے ہی کے لیے تیار کر رکھا تھا۔ آپ ان میں سے ایک لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا، قیمت کے بدلے میں، میں نے ایک اونٹنی لے لی۔

اس حدیث میں دو پہر کا وقت ہے رات کا ذکر نہیں ہے۔ لہذا امانتیں لوٹانے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بستر پر سلانے والی بات صحیح نہیں ہے۔ ہجرت کے حوالے سے اور بھی بہت ساری باتیں بیان کی جاتی ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔
وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

سید محمد

سید محمد

